کیا فرماتے ہیں مفتیان حضرات مسائل ذیل کے بارے میں۔

1۔ ہندہ کی شادی میں آج سے ۴۰ سال قبل ۵ تولے سونا مہر طے ہوا آج بوقت ادائیگی، زید سونے کے بجائے قیمت دینا چاہتا ہے، زید کا کہنا ہے جب مہر طے ہوا اس وقت سونے کی جو قیمت تھی وہ ادا کروں گا جبکہ ہندہ کا کہنا ہے کہ نہیں آج ادائیگی کے دن کی قیمت لوں گی۔ واضح رہے چالیس سال قبل اور آج سونے کی قیمت میں زمین و آسمان کا تفاوت ہے۔ براہ کرم دلائل کے ساتھ مسئلے کو واضح فرمائیں۔

۲) سری نمازوں میں جب امام قراءت سراً کرتا ہے تو سپیکر کی وجہ سے سرگوشی کی طرح ساری قراءت سمجھ آ جاتی ہے۔ اس سے امام یا مقتدیوں کی نماز پر کچھ فرق تو نہیں پڑتا۔

زید کا کہنا ہے کہ چونکہ سری نمازوں میں قراءت سراً کرنا واجب ہے اس لیے یہاں سجدہ سہو واجب ہے کیونکہ یہ قراءت سراً سے نکل چکی ہے۔ آپ مسئلہ کو واضح فرمائیں۔

بینوا توجروا

المستفتی: محمد راشد مسکوی

(جواب منسلکہ ورق پر ملاحظہ فرمائیں)

دار الافتاء

دارالافتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً

۱۔ صورت مسئولہ میں زید پر بطور مہر پانچ تولہ سونا ہی ادا کرنا واجب ہے۔ تاہم باہمی رضامندی سے اسکی موجودہ زمانے کی قیمت ادا کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں، لیکن زید کا یہ کہنا کہ چالیس سال پہلے جو سونے کی قیمت تھی وہ ادا کردوں گا، یہ ہرگز درست نہیں ہے، بلکہ اس دن کی قیمت کا اعتبار ہوگا جس دن ادائیگی ہوگی۔ یا جس دن باہمی رضامندی سے بطور صلح قیمت متعین کی جائیگی۔

۲۔ صورت مسئولہ میں امام صاحب نے سری نماز میں اگر قرأت اس طرح کی ہے کہ اگر مائیک نہ ہوتا تو ان کی قرأت امام صاحب اور ان کے قریب ایک یا دو مقتدیوں کو یا صرف امام صاحب کو سنائی دیتی، اور عرفاً بھی اسے سری قرأت سمجھا جاتا ہو تو ایسی صورت میں یہ سری قرأت ہی ہے، اس لیے مائیک کی وجہ سے دور تک آواز پہنچانے کی وجہ سے نماز میں کوئی نقص نہیں ہوا، نماز ادا ہو جائیگی (البتہ متولی یا ذمہ دار حضرات کو چاہیے کہ مائیک کی آواز اتنی تیز نہ رکھیں، کہ مائیک کی تیز آواز کی وجہ سے امام صاحب کی سری قرأت بھی مقتدیوں کو سنائی دے) لیکن اگر امام صاحب نے قرأت اس طرح کی ہے، کہ اگر مائیک نہ ہوتا تو ان کی قرأت اگلی صف کے معتد بہ مقتدیوں کو سنائی دیتی ہو اور عرفاً بھی یہ قرأت جہری سمجھی جاتی ہو۔ تو ایسی صورت میں یہ قراءت جہری ہے۔ جسکا حکم یہ ہے کہ اگر امام نے سری نماز میں اس طرح جہری قراءت تین آیتوں کی بقدر بھول کر کی ہے تو سجدہ سہو واجب ہوگا، اور اگر سجدہ سہو نہیں کیا یا جہری قرأت جان بوجھ کر کی ہے۔ تو نماز کا اعادہ واجب ہوگا (ماخذہ: تبویب ۱/۱۰۱)

لمافی الھندیۃ: (ج: ۱ ص: ۳۱۸ رشیدیہ)

لا خلاف لاحد ان تأجیل المہر الی غایۃ

معلومة فقد اختلفت المشائخ فيه قال بعضهم يصح وهذا لان الغاية معلومة في نفسها وهو الطلاق او الموت"

وفي الدر: (ج:٣ ص:٨٢٨ سعيد)

"ولهذا قيل ان الديون تقضى بامثالها على معنى ان المقبوض مضمون على القابض"

وفي بحوث في قضايا فقهية معاصرة: (ج:١ ص٢٢)

"القرض يجب في الشريعة الاسلامية ان تقضى بامثالها"

وفي الدر: (ج:١ ص:٥٣٤ سعيد)

"وادنى (الجهر اسماع غيره و) ادنى (المخافتة اسماع نفسه) ومن بقربه فلو سمع رجل او رجلان فليس بجهر والجهران يسمع الكل"

وفي الرد تحته:

"ان الامام اذا قرأ في صلاة المخافتة بحيث سمع رجل او رجلان لا يكون جهراً والجهران يسمع الكل اى كل الصف الاول لا كل المصلين"

وفي الخلاصة: (ج:١ ص:٩٥ رشيديه)

الامام اذا قرأ في صلوة المخافة بحيث سمع رجل او رجلان لا يكون جهراً والجهران يسمع الكل

(جاري ہے......)

وفی البدائع: (ج:۱ ص: ۱۶۱ رشیدیہ)

"واذا ثبت ھذا فنقول اذا جہر الامام فیما یخافت
او خافت فیما یجہر فان کان عامداً یکون مسیئاً وان
کان ساھیاً فعلیہ سجود السھو لانہ وجب علیہ اسماع
القوم فیما یجہر و اخفاء القراءۃ فیما یخافت وترک
الواجب عمداً یوجب الاساءۃ وسھواً یوجب سجود السھو"

وفی الرد: (ج:۲ ص:۸۱ سعید)

وقال فی شرح المنیۃ والصحیح ظاہر الروایۃ وھو
التقدیر بما تجوز بہ الصلاۃ من غیر تفرقۃ لان القلیل من
الجھر فی موضع المخافتۃ ایضاً عفی حدیث ابی قتادۃ فی
الصحیحین انہ علیہ السلام کان یقرأ فی الظہر فی الاولیین
بام القرآن وسورتین وفی الاخریین بام الکتاب ویسمعنا
الآیۃ احیاناً اھ ففیہ التصریح بان ما صحح فی الھدایۃ ظاہر
الروایۃ ایضاً فان ثبت ذلک فالاسلام والا فوجہ تصحیحہ
ما قلنا وتائیدہ بحدیث الصحیحین" واللہ اعلم بالصواب

بندہ محمد منور غفر اللہ لہ
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
۶/۶/۱۴۳۰ھ

دار الافتاء — فتوی نمبر ۲۱/۱۱۶۲ — مورخہ ۶/۶/۳۰

الجواب صحیح
محمد عبد المنان عفی عنہ
۵/۶/۱۴۳۰ھ

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ
۵/۶/۱۴۳۰ھ

الجواب صحیح
محمد یعقوب عفا اللہ عنہ
۵/۶/۱۴۳۰ھ

نائب مفتی — جامعہ دارالعلوم کراچی

الجواب صحیح
شاہ محمد تفضل علی عفی عنہ
۵/۶/۱۴۳۰ھ

Scanned by CamScanner